السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو۔ (الاعراف: 204) اس سے کیا مراد ہے؟ (عبدالستار سومرو کراچی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب قرآن مجید پڑھا جاتا تھا تو کفار شور مچاتے تھے اور کہتے تھے:

لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ٢٦ ... سورة حم السجدة

(یہ قرآن نہ سنو (اور شور مچاؤ (3) تاکہ غالب آجاؤ۔ (حم السجدہ: 26 (1)

یہ آیت کریمہ بالاتفاق مکی ہے اور ان کافروں اور مشرکوں کے جواب میں نازل ہوئی ہے جو تلاوت و تبلیغ قرآن کے وقت شور مچاتے تھے۔

(دیکھئے تفسیر قرطبی (ج1ص 121) البحر المحیط لابی حیان الاندلسی (ج4 س 448) تفسیر الکبیر للرازی (ج15 ص 104) فوائد القرآن لعبد الجبار بن احمد بحوالہ قرطبی (ج7 ص 354

عبدالماجد دریا آبادی دیوبندی کی تفسیر ماجدی (ج2 ص 263) اشرف علی تھانوی دیوبندی نے کہا: "میرے نزدیک "وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا" "جب قرآن مجید پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو تبلیغ پر محمول ہے اس جگہ "قرآءت فی الصلوٰۃ مراد نہیں سیاق سے یہی معلوم ہوتا ہے تو اب ایک مجمع میں بہت آدمی مل کر قرآن پڑھیں تو کوئی حرج نہیں۔

(الکلام الحسین جلد دوم ص 212 مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ لاہور)

بعض لوگ اس آیت کریمہ کے عموم سے استدلال کرتے ہوئے فاتحہ خلف الامام سے منع کرتے ہیں حالانکہ اصول میں یہ مسئلہ مقرر ہے کہ خاص دلیل کے مقابلے میں عام دلیل پیش نہیں کی جاسکتی۔ مزید تفصیل کے لیے (امام بخاری کتاب جزء القرآءۃ مع تحقیقی نصر الباری اور) جماعت اہل حدیث کے نامور عالم اور محقق مولانا عبدالرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء کتاب "تحقیق الکلام فی وجوب قرآءۃ الفاتحہ خلف الامام" نیز میری کتاب "(الکواکب الدریہ فی وجوب الفاتحہ خلف الامام فی الجہریہ" کا مطالعہ کریں۔ (شہادت فروری 2000ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ330

محدث فتویٰ